السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ میرے سوالات کو اچھی طرح سمجھنے کیلیۓ میرا یہ خط آخر تک ضرور پڑھیۓ۔ کوئی شخص نعوذباللہ مرتد کب ہوتا ہے؟ ہوسکتا ہے میرا یہ سوال عجیب محسوس ہو' لیکن اس نے مجھے سخت پریشان کر رکھا ہے' بسا اوقات مجھے اپنے روزمرہ کے کاموں کے متعلق یوں لگتا ہے کہ یہ حرکتیں مرتد ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں الحمدللہ دل سے پوری طرح ایمان پر قائم ہوں۔ لیکن جس طرح میں نے بتایا ہے کہ میں جو بھی کام کرتا ہوں تو کوئی بھی کام کرنے سے پہلے مجھے شکوک وشبہات گھیر لیتے ہیں۔ مثلاً میں کسی شخص سے یا چند اشخاص سے بات کر رہا ہوں (اسی اثناء میں) ایک لفظ بولنا چاہتا ہوں' لیکن اس کے بولنے سے پہلے ہی مجھے یہ شک پڑ جاتا ہے کہ کہیں یہ کفریہ لفظ نہ ہو' چنانچہ میں لکنت کا شکار ہوجاتا ہوں' بسا اوقات مجھے یہ غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ یہ لفظ زبان سے نکالوں یا نہ نکالوں۔ چونکہ بات جاتی ہوتی ہے' اس لیۓ یہ لفظ زبردستی زبان سے نکل جاتا ہے حالانکہ میرا ارادہ اس سے نعوذباللہ کفر کا نہیں ہوتا' چنانچہ مجھے وسوسے آنے لگتے ہیں کیا میں اس وقت مرتد کے حکم میں ہوتا ہوں۔ نعوذباللہ من ذالک وسوسہ میں اضافہ اس طرح ہوتا ہے کہ اس لفظ کے بولنے سے پہلے مجھے اسکا احساس تھا' تو کیا میرا حکم اس شخص کا سا ہوگا جسے کفر پر مجبور کردیا گیا ہو؟ کیونکہ لوگوں کی نظریں مجھ پر جمی ہوتی ہیں اور وہ میری بات پوری ہونے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ تو بہت کمزور دلیل ہے' چنانچہ میرے شکوک میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔ تو بات چیت کے دوران ان لمحات میں میں کیا کروں؟ یہ ایک عجیب احساس ہے جو مجھے گھیر لیتا ہے تو میری نیند حرام ہوجاتی ہے۔ جب میں اس چیز کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا کیونکہ یہ شکوک دوبارہ شروع ہوجاتے ہیں۔ کیا اس کے بغیر میری نماز صحیح نہیں ہوگی؟ کیا میرے سابقہ اعمال ضائع ہوجائیں گے جس طرح مرتد کے ہوجاتے ہیں؟ مثلاً کیا مجھے دوبارہ فریضہ حج ادا کرنا پڑے گا؟ اس کے علاوہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب می غصے میں ہوتا ہوں تو میرا دل بعض خاص خیالات کی طرف شدت سے مائل ہوتا ہے (میں یہ خیالات بیان نہیں کرسکتا)' لیکن میں جلد ہی اپنے اعصاب پر قابو پالیتا ہوں اور ان خیالات سے نجات پانے کی کوشش کرتا ہوں تو کیا یہ بھی نعوذباللہ کفر شمار ہوگا؟ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک حدیث پڑھی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کو کافر کہ تو ان دونوں میں ایک کافر ہوجاتا ہے'' کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے آدمی کو کافر کہے تو اس کا حکم مرتد والا حکم ہوجاتا ہے؟ اور اگر میں محسوس کروں کہ فلاں شخص کافر ہے اور زبان سے نہ کہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص بعض خرافات پر یقین رکھے مثلاً تیرہ (١٣) کے ہندسے کو منحوس سمجھے' یا زمین پر ناخن وغیرہ پھینکنے کو منحوس سمجھے تو کیا یہ بھی کفر ہے؟ واضح رہے کہ ان خرافات پر یقین رکھنے والا پوری کی تمام تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے اور جب یہ شخص توبہ کرلے اور ان خرافات پر یقین کرنا چھوڑ دے تو کیا وہ اسلام میں نئے سرے سے داخل ہونے والے کی طرح ہوگا۔ یعنی اس پر a طرح مسلمان ہے اور جناب رسول اللہ غسل وغیرہ واجب ہوگا؟ پھر میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے وساوس اور شکوک وشبہات جتنے بھی ہوں گے ان پر میرا مواخذہ ہوگا یا نہیں؟ کیا یہ گناہ شمار ہوں گے' میں کبھی کبھار ان سے نجات پانے کی کوشش میں ان کے بارے میں گھنٹا سوچتا رہتا ہوں۔ اب میں خط کو مزید طول نہیں دینا چاہتا اور مذکورہ بالا تمام معروضات کا خلاصہ ایک سوال کی صورت میں عرض کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ کوئی شخص مرتد کب ہوتا ہے؟ میں یہ نہیں پوچھ رہا کہ مرتد کی پہچان کیا ہے؟ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ انسان اپنے بارے میں کس طرح جان سکتا ہے کہ وہ مرتد ہوگیا ہے؟ اور میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر مرتد دوبارہ مسلمان ہونا چاہے تو اس کے لیۓ غسل کرنا ضروری ہے جس طرح ایک کافر مسلمان ہوتے وقت غسل کرتا ہے' اگر مرتد ہونے کے زمانے میں اس پر غسل جنابت فرض نہ ہوا ہو؟ ایک اور سوال بھی ہے کہ حج فرض ہے جو زندگی میں صرف ایک بار ادا کرنا فرض ہے سوائے حالت ارتداد کے (نعوذباللہ من ذالک) تو کیا اور بھی ایسے حالات ہیں جن میں مسلمان پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوجاتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(١) دائرہ اسلام سے خارج کرنے والی چیزیں بہت سی ہیں' جنھیں علماء نے مرتد کے احکام کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ جو شخص مرتد ہوجائے' اس کے بعد دوبارہ اسلام میں داخل ہوجائے تو اس کے وہ نیک کام ضائع نہیں ہوتے' جو اس نے پہلے اسلام کے دوران کیۓ تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ...البقرة ٢١٧

''اور جو شخص اپنے دین سے پھر جائے اور حالت کفر میں مرجائے تو ایسے لوگوں کے لیۓ دنیا اور آخرت میں (سب) اعمال ضائع ہوگئے اور یہی لوگ جہنم والے ہیں' اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

''اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عمل ضائع ہونے کی یہ شرط بیان کی ہے کہ یہ عمل کرنے والے کی سزا موت کفر ہے۔

(٢) دل میں آنے والے خیالات اور شیطانی وسوسوں کی بنا پر انسان کا مؤاخذہ ہوتا ہے نہ ان کی بنا پر وہ اسلام سے خارج ہوتا ہے: ارشاد نبوی ہے:

(اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا)

''اللہ تعالیٰ نے میری امت کی وہ غلطیاں معاف کردیں جن کے متعلق وہ (صرف) دل میں سوچیں (عمل نہ کریں)۔''

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مروی ہے۔

برے خیالات اور وسوسوں کو دل سے دور ہٹا دیں اور اللہ کی پناہ مانگیں ' اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن مجید کثرت سے کریں ۔ نیک لوگوں کی مجلس اختیار کریں اور نفسیاتی و اعصابی امراض کے ڈاکٹر سے علاج کروائیں ۔ حسب (۳) توفیق تقویٰ پر کاربند رہیں اور مشکل اور پریشانی کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں تاکہ وہ آپ کے تفکرات اور پریشانیاں دور فرمائے ارشاد ربانی ہے :

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ٢ وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّل عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسبُهُ إِنَّ اللَّهَ بـٰلِغُ أَمرِهِ قَد جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيءٍ قَدرًا ٣ ... الطلاق

جو شخص اللہ سے ڈرے ' اللہ اس کے لئے (پریشانیوں سے) نکلنے کی راہ بنا دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اسے کافی ہے ۔ اللہ اپنے کام کو پہنچنے والا ہے (یعنی پورا کر کے رہے گا) اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ